Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر: ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/

یوم: شنبہ ۳ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۵ احسان ۱۳۳۳ھش - ۵ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۸

فرانسیسی یونین کے اندر رہتے ہوئے ویٹ نام کو آزادی دی جا رہی ہے

پیرس ۴ جون۔ آج فرانس ویٹ نام کو باضابطہ طور پر آزادی دے رہا ہے۔ آئندہ ویٹ نام کو فرانسیسی یونین میں مساوی درجہ حاصل ہوگا۔ اس معاہدہ پر فرانس کی طرف سے وزیر اعظم مسٹر لانیل اور ویٹ نام کی طرف سے اس کے وزیر اعظم دستخط کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۴ جون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت کے لئے برابر دعائیں کرتے رہیں۔

جنیوا میں نو قوموں کا خفیہ اجلاس

جنیوا ۴ جون۔ آج جنیوا میں نو قوموں کا خفیہ اجلاس پھر ہو رہا ہے۔ جس میں ہند چینی میں عارضی صلح کے بارہ میں مجوزہ کمیشن کی تشکیل کے متعلق بات چیت کی جائے گی۔

ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے سے غذائی قلت بہت جلد دور ہو سکتی ہے

بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں ڈاکٹر اے۔ ایم مالک کی افتتاحی تقریر

جنیوا ۴ جون۔ آج جنیوا میں بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نے کہا۔ کہ آبادی میں بڑی سرعت سے ترقی ہونے کی وجہ سے قلت خوراک کا مسئلہ بڑی شدت سے دنیا کے سامنے آ رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایٹمی طاقت کی فنی ترقی کے ایسے مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اگر ایٹمی طاقت کو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو دنیا میں غذا کی قلت بہت جلد دور ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر اے۔ ایم مالک نے لیبر کانفرنس کی مجلس انتظامیہ کے صدر کی حیثیت سے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس میں ترسیٹھ ملکوں کے چھ سو چھ نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضات کے متعلق فرانس اور ہندوستان کی بات چیت میں تعطل

پیرس ۴ جون۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے پیرس کے باخبر حلقوں کے ذرائع سے بتایا ہے کہ ہندوستان اور فرانس کے درمیان ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضات کے بارہ میں جو بات چیت ہو رہی ہے، اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ ہندوستانی وفد کا کہنا ہے۔ کہ اگر فرانس نے اسے جلد اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ تو وفد بہت جلد پیرس سے نئی دہلی چلا آئے گا معلوم ہوا ہے، کہ فرانس ہندوستان کے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ مقبوضات میں اس وقت تک رائے شماری نہ کرائی جائے۔ جب تک ان علاقوں کا نظم و نسق ہندوستان کے ہاتھ میں نہ دے دیا جائے۔ اگر ہندوستانی وفد اپنے موقف سے پیچھے ہٹ جائے۔ تو کشمیر کے بارہ میں اس کے رویہ کو زک پہنچتی ہے، حالانکہ یہ یقینی امر ہے کہ اگر فرانسیسی مقبوضات میں عام رائے شماری کرائی جائے۔ تو فیصلہ ہندوستان کے حق میں ہی نکلے گا۔ (ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر دیکھیں)

ایٹمی رازوں کے قانون میں ترمیم کر دی جائے

امریکی کانگرس سے مسٹر ڈلس کی درخواست

واشنگٹن ۴ جون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کانگرس سے کہا ہے۔ کہ ایٹمی رازوں کے قانون میں ترمیم کر دی جائے۔ تاکہ امریکہ ان رازوں کے بارہ میں اپنے اتحادیوں کو کچھ معلومات دے سکے۔ مسٹر ڈلس کا کہنا ہے۔ کہ چونکہ روس نے بھی ایٹمی راز معلوم کر لیا ہے۔ اس لئے امریکہ کے اتحادیوں کو بھی ایٹمی رازوں سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ تاکہ حملہ کی صورت میں وہ اپنا مکمل دفاع کر سکیں۔

ہندوستان میں مسافر گاڑی اور آئل ایکسپریس میں تصادم

بمبئی ۴ جون۔ آج ہندوستانی سنٹرل ریلویز کی بمبئی بڑودہ شاخ کے درمیان ایک لوکل مسافر گاڑی اور آئل ایکسپریس میں تصادم ہو گیا۔ لوکل مسافر گاڑی کا اگلا ڈبہ آئل ایکسپریس کے اگلے ڈبوں سے جا ٹکرایا۔ جس سے آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اس حادثہ میں دو آدمی ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

فضل الحق وزارت کی برطرفی پر خان قلات کا بیان

قلات ۴ جون۔ بلوچستان یونین کی ریاستوں کے خان اعظم نے ان تدابیر کی حمایت کی ہے۔ جو مرکزی حکومت نے مشرقی بنگال کی صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے اختیار کی ہیں۔ آپ نے کہا جس طرح باپ بچہ کو راہ راست پر لانے کے لئے سزا دینے پر مورد الزام قرار نہیں دیا جا سکتا اسی طرح حکومت کو تخریبی کارروائیاں روکنے کی وجہ سے مورد الزام قرار نہیں دیا جا سکتا۔

لندن میں جامع مسجد کا افتتاح

لندن ۴ جون۔ کل عید کے موقعہ پر لندن میں جامع مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی کے بیان کے مطابق یہ مسجد اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائیگی۔

کمبوڈیا کی امریکہ سے فوجی سامان کی درخواست

واشنگٹن ۴ جون۔ کمبوڈیا نے ویٹ منہ کے حملوں کی وجہ سے امریکہ سے درخواست کی ہے۔ کہ اسے ہتھیار مہیا کئے جائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے ہتھیار دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ لیکن کہا ہے۔ کہ یہ کارروائی فرانس کے توسط سے کی جائے۔

یونانی وزیر اعظم اور یوگوسلاویہ کے صدر کے درمیان سمجھوتہ

ایتھنز ۴ جون۔ ایتھنز میں ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ یونان کے وزیر اعظم اور یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کے درمیان ہونے والی بات چیت میں مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہ بات چیت یوگوسلاویہ یونان اور ترکی کے درمیان فوجی اتحاد کے بارہ میں ہو رہی تھی۔

یوگنڈا میں گڑبڑ

لندن ۴ جون۔ مشرقی افریقہ میں برطانیہ کے زیر حفاظت علاقے یوگنڈا میں بعض قبائلی سرداروں کی برطرفی کے بعد چند تخریبی کارروائیاں ہوئی ہیں۔

چین کا تجارتی وفد برطانیہ کا دورہ کرے گا

پیکنگ ۴ جون۔ کمیونسٹ چین کا ایک تجارتی وفد چند ہفتوں میں برطانیہ کا دورہ کرے گا۔ یہ دورہ برطانوی تاجروں کی دعوت پر کیا جا رہا ہے۔

جاپانی پارلیمنٹ میں فساد

پچاس آدمی زخمی

ٹوکیو ۴ جون۔ وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے امریکہ کا دورہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ رات جاپانی پارلیمنٹ میں زبردست جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا۔ مسٹر یوشیدا آج دورہ پر روانہ ہونے والے تھے۔ رات پارلیمنٹ میں جو فساد ہوا۔ اس میں پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں پولیس کے پچیس سپاہی بھی تھے۔

وسطی انام میں پھر لڑائی چھڑ گئی

ہنوئی ۴ جون۔ وسطی انام میں آج پھر لڑائی چھڑ گئی۔ ویٹ منہ نے فرانس کی دو چوکیوں کا صفایا کر دیا۔ ادھر سخت بارش کی وجہ سے ڈین بن فو سے دریائے سرخ کے ڈیلٹا کو جانے والی ویٹ منہ فوجوں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۴ جون۔ آج لاہور میں پونے پانچ بجے کے قریب زبردست آندھی آئی اور کافی بارش بھی ہوئی۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۷.۶ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۶.۶ رہا۔ کل دن کے درجہ حرارت میں معمولی سا اضافہ ہو جائیگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کے ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت کی فضیلت!

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْالَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(سنن ترمذی)

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں باقاعدہ آتا ہے۔ تو اس کے ایمان لانے کے گواہ رہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مسجدیں وہی شخص آباد کرتا ہے۔ جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لاتا ہے۔

رسالہ الفرقان نصف قیمت پر

طلبہ کیلئے خاص رعایت

رسالہ الفرقان اپنے موضوع کے لحاظ سے قرآن مجید کے مطالب اور مضامین بیان کرتا ہے۔ اس میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ سے ہمیں کچھ رقم ملی ہے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ہم ایسے ایک سو خریداروں کو رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے نصف قیمت پر جاری کر دیں۔ جو دو ہفتہ کے اندر اندر نصف چندہ سالانہ یعنی اڑھائی روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے یاد رہے کہ پہلی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ کالجوں کے طالب علموں کے لئے خاص موقعہ ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ احباب اپنے دوستوں کے نام بھی رسالہ جاری کروا سکتے ہیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تازہ کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا

یہ چند دعائیہ اشعار مستقل نظم کی حیثیت تو نہیں رکھتے۔ صرف خاص حالات و واقعات میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے جذبات قدرے منظوم ہو کر رہ گئے ہیں۔ شاید کسی اور کو بھی پسند آجائیں۔ (مبارکہ)

(۱)

"در ایامِ "کرب"

مولا سمومِ غم کے تھپیڑے ہیں اپنے!
اب انتظامِ دفعِ بلیّات چاہیئے

جھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم
جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیئے

مانا کہ بے عمل ہیں نہیں قابلِ نظر
ہیں "خانہ زاد" پھر بھی مراعات چاہیئے

پل بھر نے کی دیر ہے حاجت روائی میں
بس التفاتِ قاضیٔ حاجات چاہیئے

اتنا نہ کھینچ کہ رشتۂ امید ٹوٹ جائے
بگڑے نہ جس سے بات وہی بات چاہیئے

(۲)

میدان حشر کے تصور میں

نہ روک راہ میں مولا! شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت" کا باب جانے دے

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب آ ما نگ نہ اے "لاجواب" جانے دے

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

تجھے قسم ترے "ستّار" نام کی پیارے!
برُوئے حشر سوال و جواب جانے دے

بلا فریب کہ یہ "خاک" پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے

رفیقِ جاں مرے۔ یارِ وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا مذہب

"ہم مسلمان ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ جن کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے پرورش پائی ہو۔ اور وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہو۔ اللہ تعالےٰ اس امت کے اولیاء سے مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اور ان کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے۔ اور در حقیقت نبی نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ قرآن شریف نے شریعت کی تمام ضرورتوں کو کامل کر دیا ہے۔ اُن کو سوائے فہم قرآن کے کچھ نہیں دیا جاتا۔ وہ نہ زیادہ کر سکتے ہیں اور نہ کم۔ اور جس نے اس میں زیادتی یا کمی کی۔ وہ بدکار شیطانوں میں سے ہے ..... اور کوئی عبادت اور عمل مقبول نہیں بغیر رسالت اور دین کے اقرار کے۔ اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس کو چھوڑا اور نہ طاقت اور وسعت کے مطابق اس کی پیروی کی۔ اس کی شریعت کے بعد کوئی شریعت نہیں اور نہ کوئی کتاب اس کی کتاب اور شریعت کو منسوخ کرنے والی ہے۔ اور کوئی شخص اس کے کلمہ کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص قرآن شریف سے ایک ذرہ بھر الگ ہوا۔ وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔ اور کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جب تک ان تمام اعمال کی پیروی نہ کرے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکے"

صاحب استطاعت احباب اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں۔

میں آتے ہیں۔ حکومت اور ہر مسلمان کا اولین فریضہ اپنے ہر ایک ہم وطن کا تحفظ کرنا ہے۔ جب تک زمام کار میرے ہاتھ میں ہے۔ میں پورا خیال رکھوں گا کہ کسی وفادار پاکستانی کو اس کے مختلف عقیدے۔ ایمان یا ذات کی بناء پر کوئی نقصان نہ پہنچے۔

"احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ دینی نہیں بلکہ آئینی ہے۔ اس مسئلہ کو اسی حیثیت سے دیکھنا چاہیئے۔ اور اس پر جذبات سے الگ ہو کر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے میں احرار اور تمام دوسری مذہبی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسے مسئلہ پر غور وخوض کے لئے پُرامن و پُرسکون فضاء پیدا کریں۔"

فرقہ پروری کی مذمت!

نظام آباد میں ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو تقریر کرتے ہوئے مسٹر دولتانہ نے دینی فرقہ پروری کی مذمت کی۔ اور کہا جو لوگ مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کر رہے ہیں۔ وہ اسلامی اتحاد ہی کو نہیں۔ بلکہ پاکستان کی سالمیت کو بھی پارہ پارہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ وہ فرقہ پرستوں کی انتشار انگیز سرگرمیوں میں شریک ہونے سے احتراز کریں

ان تقریروں میں جن باتوں پر زور دیا گیا وہ یہ تھیں۔ کہ جس شخص کا نظریہ ختم نبوت پر ایمان نہیں ہے۔ وہ مسلمان ہی نہیں۔ احمدیوں کے متعلق مطالبات اس دینی موقف کا قدرتی نتیجہ ہیں۔ یہ مطالبات آئینی اور سیاسی نوعیت کے ہیں۔ اور ان سے مرکزی قیادت ہی خواہ وہ مسلم لیگ ہو خواہ ارباب اقتدار عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ صوبہ کا ان مطالبات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور احرار کو اس مسئلہ پر پنجاب میں کوئی شور نہیں مچانا چاہیئے۔

چونکہ تمام امتناعی احکام واپس لئے جا چکے تھے۔ اسی طرح ان کی خلاف ورزی کے الزام میں دائر ہونے والے مقدمات بھی واپس لے جا چکے تھے۔ اور اس قانون شکنی پر سزائیں بھی معاف کر دی گئی تھیں۔ مزید برآں مطالبات کا وجود سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اس لئے احرار اور ان کے رفقائے کار کو اس باب میں کھلی چھٹی دے دی گئی۔ کہ مطالبات پر زور دینے کا جو بھی ان کے نزدیک آئینی طریقہ ہو۔ اختیار کریں۔ اور اپنی حمایت میں پروپیگنڈا کرتے پھریں۔ جو موقعہ انہیں دیا گیا اس سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اپنی مہم تیز تر کر دی۔ اور اپنے پروپیگنڈا کی وسعت اور شدت میں اضافہ کر دیا۔ "خفیہ اطلاعات کا خلاصہ" ایک سرکاری دستاویز ہوتی ہے جو [illegible]

کے مطابق ۶ مارچ کو مارشل لاء کے نفاذ تک کل تین سو نوے جلسہ ہائے عام منعقد ہوئے جن میں سے ایک سو ترسٹھ احرار کے زیر اہتمام ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ اخبار میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار کو صوبہ سرحد کا نائب صدر خدام الاحمدیہ مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی اطلاع مجھے بذریعہ چٹھی نمبر ۱۴۸۰ مورخہ ۲۵ ہجرت ۳۳ ہش مرکز سے موصول ہوئی ہے۔

کام شروع کرنے سے پیشتر چند معلومات کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔ لہذا آپ سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ مہربانی کر کے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق ۱۵ جون ۱۹۵۴ء تک پتہ ذیل پر مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ تمام امور کا جائزہ لینے کے بعد ایک مفصل پروگرام بنا کر ان پر عمل درآمد کروایا جا سکے۔

(۱) تعداد خدام مجلس (۲) قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والے (۳) قرآن کریم باترجمہ نہ جاننے والے (۴) نماز سادہ نہ جاننے والے (۵) نماز باترجمہ نہ جاننے والے (۶) تعداد خدام جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے (۷) تعداد خدام جو ناخواندہ ہیں

نوٹ:۔ قائدین مجالس اپنا پورا پتہ جس پر خط و کتابت کی جا سکے۔ وہ بھی تحریر فرما دیں یہ ضروری ہے۔ (خاکسار عبدالستار خادم نائب صدر خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی)

پتہ: عبدالستار خادم مکان نمبر ۱/۱۶ نعیم خان بلڈنگ متصل برف خانہ نوشہرہ چھاؤنی۔

انتخاب قائد ضلع سیالکوٹ

جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۵ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں زیر صدارت امیر صاحب ضلع سیالکوٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کا انتخاب ہوگا۔ قائدین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر ضرور تشریف لائیں۔ تاکہ انتخاب عمل میں لایا جا سکے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۸۹ واٹر ورکس شہر سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمی چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے صاحبزادے حمید نصر اللہ صاحب کا ٹمپریچر آج نارمل ہو گیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ البتہ ان کی اہلیہ محترمہ کا ٹمپریچر آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار عبدالحمید سیکرٹری مجلس عاملہ کراچی) (۲) خاکسار کے کاروبار کی ترقی کے لئے اور مالی مشکلات دور ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کا بچہ اور بھائی خواجہ محمد طفیل کا بچہ بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ محمد احمد از لاہور) (۳) خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے۔ احباب ان کی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار فیض اللہ خان مدرس ملتان کینٹ) (۴) خاکسار عرصہ ڈیڑھ ماہ سے خارش کی وجہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں (غلام محمد نصیر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ) (۵) خاکسار اور خاکسار کی بیوی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔ دینی و دنیاوی بہتری کے سامان پیدا کرے۔ (کرم دین 28-D باغ محلہ جہلم شہر) (۶) میری والدہ محترمہ کئی ایک بیماریوں کا شکار رہیں۔ بزرگان جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (۷) والد محترم بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں دعا کریں۔ کہ ان کی یہ مشکلات خدا تعالیٰ خود مشکل کشا بن کر حل فرمائے۔ (۸) یہ عاجز بھی آج کل مشکلات کا شکار ہے۔ آپ سب بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کے لئے بھی اور اس عاجز کے والدین کے لئے دعاؤں میں خاص طور پر یاد کریں۔ (عاجز زیڈ۔ ایچ۔ عباسی ترناب فارم ضلع پشاور) (۹) میرے دو پوتے طاہر محمود اور طیب محمود اکثر بیمار رہتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (سید نذر حسین شاہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

میری دختر عزیزہ بشریٰ بیگم کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب ان کے بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مرزا اسلام حسین ڈیری سیداں ضلع جہلم)

مندرجہ ذیل شہروں میں روزنامہ الفضل کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مردان۔ نوشہرہ۔ رسالپور۔ ننکانہ صاحب۔ چونڈہ۔ ملتان۔ قصور۔ کیمبل پور۔ کنری سندھ

خواہشمند احباب اس سلسلہ میں منیجر روزنامہ الفضل سے تفصیلات طلب کریں!

(منیجر الفضل)

دنیا ہلاکت کے دروازے پر
اور
اس کے بچاؤ کا صحیح طریق

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲)

خدائی تقدیر کے ماتحت ظہور پذیر ہونے والے موعود اقوام عالم نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر پیش آمدہ خطرات سے قبل از وقت دنیا کو خبردار کیا۔ اور ان خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے ساتھ ہی علاج بھی بتایا۔ چنانچہ آج سے قریباً نصف صدی پیشتر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ پر ان ہولناک واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں بھی آئیں گے۔ اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے گا۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

پھر ان پر مصائب و آلام ایام کا ذکر اپنے منظوم کلام میں یوں فرماتے ہیں :۔

سخت ماتم کے وہ دن ہونگے مصیبت کی گھڑی
لیک نیکوں کے لئے ہوں گے وہ دن شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس اے ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں سے خوفزدہ ہونے والو! اے نائیٹروجن بموں اور کوبالٹ بموں سے حیران و پریشان ہونے والو! اور اے دنیا کے دیگر مصائب و آلام سے گھبرانے والو! تمہارے لئے ان آفات سے بچاؤ کا صحیح علاج یہی ہے۔ کہ موعود اقوام عالم کی پر امن آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھک جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس کے بغیر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس ہولناک تباہی کے گڑھے میں گرنے سے نہیں روک سکے گی۔ اور نہ ہی دنیا کی کوئی قوت آخرش تمہیں موت کے منہ سے نجات دلا سکے گی پس مبارک ہیں وہ جو اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تئیں خدا کے عذاب سے بچا لیتے ہیں۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اور قرآن کریم اس کا کلام ہے جو وحی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اگر کوئی ان سے وہ وجوہات معلوم کرنا چاہے۔ جن کی بنا پر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ تو وہ کیا وجوہات پیش کر سکیں گے؟

کیا یہ کہہ دینا کہ قرآن کریم کا دعوے ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ مسٹر برٹرنڈرسل کو خدا تعالیٰ کا قائل اور قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام تسلیم کرنے پر مجبور کر سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ پرویز صاحب کے پاس خدا تعالےٰ کی ہستی کے زبردست عقلی دلائل ہوں۔ اور وہ ایک مغربی مادہ پرست مفکر کو ان دلائل سے قائل بھی کر سکتے ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا محض عقلی دلائل سے کسی کے دل میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کے متعلق وہ ایمان پیدا ہو سکتا ہے جس طرح کا مثلاً ہمارا پانی پر اس وقت ایمان ہوتا ہے۔ کہ یہ پیاس کو بجھاتا ہے۔ جب ہم اسے پی کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں؟

مسٹر برٹرنڈرسل اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں۔ جس کو وہ عالم محسوسات میں ظاہری حواس سے محسوس کرتے ہیں۔ اگر محض عقلی دلائل سے ان کو اللہ کا یقین دلانے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ شائد قائل تو ہو جائیں گے۔ مگر کیا ان کا یہ ایمان اس ایمان کے برابر ہوگا۔ جب وہ خود اپنے حواس سے محسوس کر کے اس چیز کے وجود پر یقین کرتے ہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ اور وہ اپنی ہستی انسانوں کو منوانا چاہتا ہے۔ تو کیا اس نے کوئی ایسے ذرائع بھی رکھے ہیں یا نہیں جن سے ہم اس کی ذات کو اسی طرح جان سکیں جس طرح ٹھنڈا پانی پیتے وقت ہم اس کی ٹھنڈک کو محسوس کرتے ہیں؟ (باقی)

وی پی کا انتظار نہ کیا کریں رقم دیر سے وصول ہوتی ہے اور خرچ بھی زائد پڑ جاتا ہے

روزنامہ الفضل لاہور

238

مورخہ ۵ احسان ۱۳۳۲ھ ۱۲

ظاہری حواس سے بالا ذریعہ علم

۱۹۵۰ء میں برطانیہ کے مشہور مفکر لارڈ سر برٹرنڈرسل آسٹریلیا سے واپسی پر کراچی سے گزرے تھے۔ آپ سے ملنے کے لئے جو لوگ فضائی اڈہ پر تشریف لے گئے۔ ان میں سے "پرویز" صاحب رسالہ طلوع اسلام کراچی کے ایڈیٹر و مالک بھی تھے۔ ملاقات پر آپ اور لارڈ سر برٹرنڈرسل میں جو گفتگو ہوئی۔ طلوع اسلام ستمبر ۱۹۵۰ء میں بصورت سوال و جواب شائع کی گئی ہے۔ جس کا کچھ حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سوال کیا انسان کے لئے ممکن ہے کہ وہ تنہا عقل کی مدد سے خیر اور شر (Good and Evil) کے مسئلہ کو حل کر سکے۔

جواب۔ خیر اور شر کے مسئلہ کا تعلق عقل (Intellect) سے نہیں جذبات (Feelings) سے ہے۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ عقل اس کا حل پیش کر سکے گی یا نہیں۔ **سوال**۔ لیکن جذبات تو ہر شخص کے انفرادی (Individual) ہوتے ہیں۔ اس لئے خیر و شر کا تصور بھی انفرادی ہو جائے گا۔ کیا آپ کے نزدیک خیر محض Absolute Good کوئی شے نہیں؟ **جواب**۔ خیر محض کوئی شے نہیں **سوال**۔ اس سے یہ مترشح ہوا کہ اخلاقی شعور (Moral Consciousness) بھی کوئی مطلق (Absolute) چیز نہیں۔ اور اخلاقیات (Ethics) سب اضافی (Relative) ہیں۔ **جواب**۔ اخلاقی شعور کوئی چیز نہیں۔ جو کچھ ہم بچے کو اس کی چھ برس کی عمر میں سکھا دیتے ہیں۔ وہی اس کا اخلاق (Morality) ہوتا ہے۔ اخلاق سوسائٹی کی پیداوار ہیں۔ اور اس کا معیار انسانی عقل۔ **سوال**۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ آپ کے نزدیک انسانی عقل کے علاوہ علم (Knoledge) کا کوئی اور ذریعہ نہیں؟ **جواب**۔ میں کسی اور ذریعہ علم سے واقف نہیں۔ **سوال**۔ کیا آپ کے نزدیک انسانی زندگی اور شعور (Life and Consciousness) کی بنیاد (Basis) یہی دنیائے محسوسات The World of Concrete ہے یا اس سے ماورٰی؟ **جواب**۔ میں نہیں سمجھا کہ (Concrete) سے تمہارا مفہوم کیا ہے۔ [illegible] کہ دنیا میں کونسی شے (Concrete) ہے [illegible] انہیں صرف مدرکات (Ideas) کا وجود ہے۔ **سوال**۔ دنیائے محسوسات سے میری مراد مادے کی وہ دنیا ہے۔ جس کا علم حواس (Perceptions) کے ذریعہ ہوتا ہے۔ **جواب**۔ تو پھر انسانی زندگی کی بنیاد اس سے ماورٰے کچھ نہیں۔

اس کے بعد پرویز صاحب لکھتے ہیں:۔

لارڈ رسل کمیونزم کے مخالف ہیں۔ اور انہوں نے اس مجلس میں بھی اس بات کو دہرایا تھا کہ انہوں نے ۱۹۲۰ء میں کہہ دیا تھا کہ کمیونزم اب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جس تحریک کی بنیادیں مارکسزم جیسے غلط فلسفہ پر ہوں۔ اس کی تو تعمیر میں تخریب مضمر ہوتی ہے۔ لارڈ موصوف سے پوچھنے کی بات تو یہ تھی کہ مارکسزم کا وہ فلسفہ کیا ہے۔ جو ان کے نزدیک تعمیر کی بجائے تخریب کا موجب ہے۔ ظاہر ہے کہ مارکسزم مادی تصور حیات Materialistic concept of life) کا نام ہے۔ اور اس کے بنیادی عناصر یہی ہیں۔ جو مذکورہ صدر سوالات کے جوابات میں لارڈ رسل نے اپنے فکری عقائد کے طور پر بیان کئے۔ یعنے زندگی اور شعور خالص مادہ کی پیداوار ہیں۔ حواس (Senses) کے علاوہ انسان کے پاس کوئی ذریعہ علم نہیں۔ اخلاقی شعور اپنی مستقل حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اخلاق کے معیار سوسائٹی کے رجحانات کے سوا کچھ نہیں دنیا میں خیر محض کوئی وجود نہیں۔ یہ سب چیزیں اضافی ہیں۔ اور ان کا تعلق ہر فرد کے اپنے جذبات سے ہے۔ انسانی ایغو اپنی مستقل حیثیت نہیں رکھتا۔ اور طبعی موت کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے وقس علٰی ہذا۔

"پوچھنے کی بات یہ تھی کہ جب ان بنیادوں پر اٹھی ہوئی عمارت روس میں تباہی اور بربادی کا باعث بن چکی ہے۔ تو مغربی تہذیب جو یکسر انہی بنیادوں پر قائم ہے۔ کس طرح انسانیت کے لئے موجب فوز و فلاح اور باعث برکت و سعادت ہو سکتی ہے۔ اور اگر لارڈ رسل نے مارکسی فلسفہ کے متعلق آج سے تیس سال قبل یہ رائے قائم کی تھی۔ تو خود اپنے فلسفہ کے متعلق انہوں نے یہ رائے کیوں نہ قائم کی؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی مفکر ہو یا مدبر جب تک اس کے سامنے زندگی کی مستقل اقدار نہ ہوں۔ اس کی فکر اور تدبر ذاتی رجحانات اور قومی مصالح سے غیر متاثر نہیں رہ سکتیں۔ برٹرنڈرسل کتنا بڑا مفکر ہے۔ اور منطق (Logic) اس کے طریق تحقیق کی اہم خصوصیت لیکن اس کی منطق اتنی سی بات بھی اس پر واضح نہیں کر سکی۔ کہ جس صغرٰے اور کبرٰے کا نتیجہ روس میں ناکامی کی شکل اختیار کرتا ہے وہی صغرٰے اور کبرٰے برطانیہ میں فوز و فلاح کا موجب کیسے بن سکتا ہے۔ اس سے آگے بڑھے تو لارڈ رسل دنیا میں قیام امن کے لئے واحد حکومت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن انگریز کا جذبۂ وطنیت انہیں غیر شعوری طور پر اس امر پر مجبور کر دیتا ہے۔ کہ وہ قوموں کے وجود کو باقی رکھیں۔ اور فیڈریشن کے ذریعہ واحد حکومت تسلیم کرنے کا تصور پیش کریں۔ اگر ان کے تحت الشعور میں جذبۂ وطنیت اس طرح سایہ فگن نہ ہوتا۔ تو ان کی فکر انہیں یقیناً اس نتیجہ پر پہونچا دیتی۔ کہ واحد حکومت کا قیام وحدت انسانی (Unity of Mankind) کے سوا ناممکن ہے۔ اور وحدت انسانی وحدت حیات کا دوسرا نام ہے۔ اور وحدت حیات کی بنیاد آفرینندۂ حیات کی توحید پر متفرع ہے۔ لیکن یہ تصور قرآن کریم سے باہر اور کہیں نہیں مل سکتا۔ اور لارڈ رسل تک قرآن کو پہنچائے کون؟ مغربی فکر آج روشنی کی تلاش میں بُری طرح سے سرگشتہ و حیراں پھر رہی ہے۔ لیکن عالم اسلام میں ایک شخصیت بھی ایسی نہیں۔ جو ان کی سطح پر پہنچ کر انہیں قرآن سے متعارف کرائے۔"

(طلوع اسلام ص ۳۸-۳۹)

اس گفتگو سے اور پرویز صاحب کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ سر برٹرنڈرسل کا نظریہ حیات بالکل اسی طرح مادیاتی ہے۔ جس طرح مارکس کا نظریہ اشتراکیت اور خود جناب پرویز صاحب مابعد الطبیعاتی حقائق کے قائل ہیں۔ اور اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ جب تک مغربی اہل فکر اپنا نظریہ نہ بدلیں گے اور زندگی کی مستقل اقدار پر اعتقاد پیدا نہ کریں گے۔ وہ نہ تو دنیا میں امن کی فضا قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور نہ عقل کے بل پر زندگی کے حقیقی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ ہم اس امر میں پرویز صاحب سے سو فیصدی متفق ہیں۔ اور ان کی پوری پوری تائید کرتے ہیں

پرویز صاحب ایک ایسے ذریعہ علم کے بھی قائل ہیں جو عقل انسانی کے علاوہ ہے۔ حالانکہ مادیاتی نقطہ نظر سے بقول برٹرنڈرسل انسانی زندگی کی بنیاد اس علم کے ماورے کچھ بھی نہیں۔ جو حواس (perceptions) کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

برٹرنڈرسل کے فکر کا پس منظر وہ عملی سائنس ہے۔ جس میں مغرب نے آج کافی ترقی کر لی ہے اور جس کی بنیاد تجربہ اور مشاہدہ پر ہے۔ ان کی ذہنیت کا ارتقا اس دنیا میں ہوا۔ جہاں وہ اس زندگی کے محسوسات سے پرے کوئی شے نہیں وہ صرف اسی چیز کو علم سمجھتے ہیں۔ جو ظاہری حواس سے انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کو وہ ایک حد تک تجربہ گاہوں میں ماپ اور تول سکتے ہیں۔ وہ انسان کے ہر فعل کی بنیاد اسی مادی دنیا کے تغیر و تبدل میں تلاش کرتے ہیں۔ اور اس سے آگے جانا نہیں چاہتے ان کی پرورش شروع ہی سے عقلیتی ماحول میں ہوئی ہے۔ وہ کسی ایسے ذریعہ علم کے قائل نہیں ہیں جو ظاہری حواس کے بغیر حاصل ہو سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ پرویز صاحب کا عقیدہ ہے۔ وہ وحی و الہام پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ کسی ایسی ہستی کو مانتے ہیں جو ہماری زندگی کی باہر سے اخلاقی راہ نمائی کرتی ہے۔

جیسا کہ ان کے سوالوں سے معلوم ہوتا ہے اور جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے پرویز صاحب ظاہری حواس سے بالا وحی و الہام کو بھی ذریعہ علم تسلیم کرتے ہیں۔ اور ایسی ہستی کے قائل ہیں۔ جو باہر سے ہماری زندگی کی راہ نمائی کرتی ہے۔ ان کے خیال میں یہ ہستی ازلی ابدی صفات رکھتی ہے۔ اور وہی ہماری زندگی کی خالق ہے۔ اور وہی اخلاقی اقدار کی مستقل حیثیت کی ذمہ دار ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے ہم پرویز صاحب سے بالکل متفق ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ پرویز صاحب ایک ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ وہ عقل کے سوا کسی اور ذریعہ علم سے واقف نہیں ہے۔ اور جو یہ یقین رکھتا ہے کہ انسانی زندگی کی بنیاد دنیائے محسوسات یعنے مادے کی اس دنیا کے سوا کچھ نہیں جس کا علم حواس (Perceptions) کے ذریعہ ہوتا ہے مابعد الطبیعاتی حقائق اور الہام یا وحی کے ذریعہ علم حاصل ہونے کا کس طرح قائل کر سکتے ہیں ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ سر برٹرنڈرسل جیسے مادہ پرست مفکر کو اللہ تعالٰے کی ہستی اور اس کے فعال لما یرید ہونے اور انسانی زندگی کی بذریعہ وحی و الہام راہ نمائی کرنے اور اخلاقیات کے مستقل اور مطلق (Absolute) ہونے کا کس طرح یقین دلا سکتے ہیں۔ ان کے پاس ایسے شخص کو ان حقائق کا قائل کرنے کا ذریعہ کیا ہے۔ جس کی ذہنیت ایسی بن چکی ہے۔ کہ مادہ سے ماورٰی اور تجربہ اور مشاہدہ کے بغیر کسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ جن حقائق کے پرویز صاحب خود معتقد ہیں۔ کیا وہ ان حقائق کے علٰی وجہ البصیرت معتقد ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے۔ کہ وہ باوجود اس کے کہ وہ مانتے ہیں کہ

(باقی دیکھئیے صفحہ ۶)

ہالینڈ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے احمدی مبلغین کی کامیاب مساعی

اسلام کی فضیلت پر متعدد تقاریر۔ قرآن مجید کی اشاعت۔ نومسلمین کی تعلیم و تربیت

(رپورٹ ماہ فروری۔ مارچ۔ اپریل ۱۹۵۴ء)

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں جہاں تک خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق تبلیغی مساعی کو جاری رکھ سکا۔ اس کی مختصر روئیداد ہدیہ ناظرین الفضل کی جاتی ہے۔

جلسہ جات:۔ اس عرصہ میں ایک جلسہ آرنہم میں کیا گیا۔ جس کا اعلان اخبار میں اشتہار دینے کے علاوہ خطوط کے ذریعہ سے کیا گیا۔ باوجود موسم کی خرابی اور انتہائی سردی کے حاضری تسلی بخش ہو گئی۔ خاکسار نے اسلام کی صداقت کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہوا۔ جو کہ دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران میں بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ حاضرین نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔ گیارہ بجے شب جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ اور خاکسار ایک بجے کے قریب واپس ہیگ پہنچا۔

ایک جلسہ ہیگ میں کیا گیا۔ جس میں مسیح کی صلیب کے موضوع پر تقریر کی گئی۔ اس جلسہ میں لوگوں نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ خاکسار نے تقریر میں بتلایا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کے بڑے پیغمبروں میں سے ایک تھے۔ آپ کا مشن ایسا ہی تھا جیسے دوسرے انبیاءؑ کا۔ یہ خیال کہ آپ خدا یا خدا کے بیٹے تھے۔ اور دنیا میں لوگوں کو گناہ کی سزا سے نجات دلانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ عقلاً و نقلاً باطل ثابت ہوتا ہے۔ تورات واضح الفاظ میں ہمیں بتلا رہی ہے۔ کہ دنیا کا پیدا کرنے والا ایک واحد لاشریک وجود ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ حضرت مسیح خود بھی طور پر اسی خدا کی عبادت کرنے کی تلقین فرماتے ہیں اور خود بھی اس کے آگے سربسجود ہوتے ہیں۔ عقل ان کی خدائی کے خیال کو دور سے ہی دھکے دے رہی ہے۔ کوئی انسان بھی ایسا نہیں۔ جو اس کو سمجھ سکے۔ پھر اس قسم کا عقیدہ رکھنے سے بھلا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جس غرض کے لئے آپ کی صلیبی موت کا واقع ہونا بتلایا جاتا ہے۔ حضرت مسیحؑ خود اس کے حق میں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ انسانوں کی نجات کو احکام الٰہی کی پیروی سے وابستہ کرتے ہیں۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ جس مقصد کے لئے ان کی صلیبی موت کو ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ وہ مقصد بھی پورا نہیں ہوا۔ جرمانہ ادا ہو گیا۔ مگر قید خانہ سے نجات ملنے کو نہیں۔ باوجود اس کے پھر بھی لوگ بغیر عقل کو استعمال کئے اس عقیدہ کے حامی ہیں۔ پھر انجیل کے مختلف مقامات کی روشنی میں بتلایا۔ کہ حضرت مسیحؑ کا صلیبی موت سے بچ جانا ممکن ہے۔ چنانچہ اب آپ کی قبر کا کشمیر میں پایا جانا اور تو ماحواری کی قبر کا مدراس میں پایا جانا اس بات پر دال ہے۔ کہ آپ یقینی طور پر صلیب سے نجات پا کر بجائے آسمان کو جانے کے اس حصہ ارض کی طرف ہجرت کر گئے۔

تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا تھا۔ چنانچہ بہت سے دوستوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حسب موقع دیئے جاتے رہے۔ شام کے گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ ایک جلسہ ایمسٹرڈم میں بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حاضری ہو گئی۔ خاکسار نے اسلام کی خوبیوں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں کافی دیر تک تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا ابوبکر صاحب فاضل بھی ہمراہ تھے۔ جنہوں نے جلسہ کی کارروائی سے قبل تلاوت قرآن مجید فرمائی۔

دوسروں کے ہاں:۔ Enschede

اینسخدے سے ایک سوسائٹی کی طرف سے ان کے ہاں تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ خاکسار ان کے ہاں تقریر کرنے کے لئے گیا۔ حاضری اچھی تھی۔ خاکسار نے اسلام اور اس کی ضرورت بمقابلہ دیگر مذاہب کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جسے نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنا گیا۔ بعد میں تبادلہ خیالات کے موقعہ پر بہت سے دوستوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ بہت سے دوستوں نے ہمارا لٹریچر بھی خریدا۔

(ب) روٹرڈم کی ایک کلب کی طرف سے بھی اسلام کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ ان کے ہاں بھی تقریر کی گئی۔ یہ ایک ادبی کلب ہے۔ اور بحث و مباحثہ سے بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ حاضری بہت تھی۔ تقریر کے بعد قریباً اڑھائی گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس موقعہ پر مولوی ابوبکر صاحب فاضل اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بھی ساتھ تھے۔ بہت سے لوگوں نے ہمارا لٹریچر خریدا۔

ایک اور نوجوانوں کی کلب کی طرف سے روٹرڈم میں تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ خاکسار اور مولوی ابوبکر صاحب فاضل دونوں اس موقعہ پر گئے۔ خاکسار نے اسلام کی ضرورت اور تعلیم پر ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔

(ج) ایمسٹرڈم سے بھی ایک کلب کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی۔ اس موقعہ پر بھی مولوی صاحب ہمراہ تھے۔ حاضری بہت کافی تھی۔ خاکسار نے اسلام اور ضرورتِ اسلام بموجودگی غیر مذاہب پر تقریر کی۔ سامعین نے نہایت دلچسپی سے تقریر کو سنا۔ اور بعد میں تبادلۂ خیالات کے رنگ میں اس کا اظہار بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریر بھی بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ کافی لوگوں نے ہمارا لٹریچر خریدا۔

(د) ایک قید خانہ کے ڈائرکٹر کی طرف سے ان کے ہاں پاکستان کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کے ہاں تقریر کرنے کے لئے گیا۔ جلسہ میں پچاس ساٹھ اچھے تعلیم یافتہ قیدی شامل تھے۔ ان کے علاوہ بعض نگہبان اور افسران بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے پاکستان کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان بننے کے وجوہ پر بھی بحث کی۔ اسی طرح پاکستان کی اس وقت کی حالت اور [illegible] بھی مختصراً روشنی ڈالی۔ اور یہ بھی واضح کیا۔ کہ پاکستان ایک مسلمان ملک ہونے کی وجہ سے اسلام کو اپنا بنیادی قانون قرار دیتا ہے۔ اور اگر اسے اس میں کامیابی ہو گئی۔ کہ وہ اسلامی نظریات کے مطابق اپنے قوانین ملکی کی تشکیل کر سکے۔ تو پاکستان ہر لحاظ سے دنیا کے لئے ایک نمونہ کا ملک ثابت ہو گا۔

سامعین نے نہایت ہی غور سے تقریر کو سنا۔ جس کے بعد مختلف قسم کے سوالات کئے گئے۔ جن کے حسب موقعہ جوابات دیئے گئے۔ اس تقریر کا ان پر بہت ہی اثر ہوا۔ اور دیر تک وہ آپس میں اس تقریر کا تذکرہ کرتے رہے۔

دراصل اس جگہ پہلے اسلام کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت ملی تھی۔ مگر بعض کیتھولک اور پروٹسٹنٹ پادریوں کی مخالفت کی وجہ سے اسلام پر تقریر کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ اور کہہ دیا گیا۔ کہ پاکستان کے موضوع پر تقریر کی جائے۔ اس سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ یہ پادری لوگ کہاں تک اسلام کی مخالفت میں کوشاں ہیں۔ اگر ان کے بس کی بات ہو۔ تو شاید اسلام کے مبلغین کو ٹھیرنے کی اجازت بھی نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھولے اور انہیں دوسروں کو گمراہی میں رکھنے سے باز رکھے۔ اسی طرح ایک دفعہ پہلے بھی ایک ملٹری اسٹیشن سے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی دعوت ملی تھی۔ مگر بعد میں پادریوں کی مخالفت کی وجہ سے اسلام پر تقریر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ بلکہ پاکستان کے موضوع پر تقریر کروائی گئی۔ لیکن چونکہ پاکستان کا عالم وجود میں آنا اسلام کی برکت سے ہی ہے۔ اس لئے جب پاکستان پر تقریر کی جائے۔ تو اسلامی تعلیم پر روشنی خود بخود ڈالنی پڑتی ہے۔ اور اسے کوئی غیر معقول بھی قرار نہیں دے سکتا۔ بہرحال اس جگہ بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ مل گیا۔ اور ساتھ ہی پاکستان سے بھی لوگ مانوس ہو گئے۔

اشاعت قرآن مجید:۔ ولندیزی حکومت کے بعض سربرآوردہ لوگوں کو قرآن مجید بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ جس کی مفصل رپورٹ اس سے قبل ناظرین کی نظروں سے گذر چکی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کے متعلق جو مختلف تنقیدی مقالہ جات لکھے جاتے رہے ہیں۔ ان کے تراجم بھی احباب اخبار میں پڑھ چکے ہوں گے۔

اس عرصہ میں جرمن ترجمہ قرآن مجید کی طباعت بھی پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے محترم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے سوئٹزرلینڈ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس موقعہ پر ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پریس کے ڈائریکٹر نے مختصر سی تقریر کے بعد جرمن ترجمہ کی پہلی کاپی محترم شیخ صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے قرآن مجید کے ترجمہ کی پہلی کاپی وصول کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور پریس والوں کو بھی مبارکباد دی۔ کہ ان کی مدد کے نتیجہ میں ایسی بابرکت کتاب تیار ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں ڈچ ترجمۃ القرآن کے نسخہ جات دکانداروں وغیرہ کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ڈچ لوگ قرآن مجید میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔

تعلیم و تربیت:۔ ہر جمعہ کی شام کو درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ جس میں بعض احباب جماعت اور بعض دیگر دلچسپی رکھنے والے دوست باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ خطبہ جمعہ میں بھی دوست باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔

مکرم مولوی ابوبکر صاحب فاضل اس سلسلہ میں خاص طور پر کوشاں رہے۔ بہت سے دوست آپ سے قرآن مجید ناظرہ اور عربی سیکھتے رہے جس کے نتیجہ میں اب تین احباب قرآن مجید ناظرہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور بعض کسی قدر عربی میں بول بھی لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور بھی زیادہ تعلیم دینے کی توفیق بخشے۔

مولانا ابوبکر صاحب فاضل آخری دو ماہ سے ایک پروفیسر کے ساتھ ایک بہت ضروری کتاب کا ڈچ زبان سے انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے میں مشغول رہے۔ امید ہے کہ اس کے ذریعہ مولوی صاحب کی قابلیت کا کافی چرچا ہو جائے گا انشاء اللہ۔ جو کہ آئندہ کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا۔

مسٹر ولیون ہر جمعہ کے روز دیئے جانے والے خطبہ کا خلاصہ نکال کر ہیگ سے باہر رہنے والے احباب کو بھجواتے رہے۔ اسی طرح وہ احباب جو جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتے۔ باقاعدہ معلومات حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے

(باقی صفحہ ۸ پر)

یہ مطالبات آئینی اور سیاسی نوعیت کے ہیں ان سے مرکزی قیادت ہی عہدہ برآ ہو سکتی ہے

صوبہ کے ان مطالبات سے کوئی تعلق نہیں ہے (دولتانہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

کونسل کی قرارداد

کونسل کا دوسرا اجلاس ۲۷ جولائی کو آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ اور اس میں حسب ذیل قرارداد آٹھ کے مقابلہ میں دو سو چوراسی کی اکثریت سے منظور ہوئی:۔

"پنجاب مسلم لیگ کونسل کو اس حقیقت کا پوری طرح احساس ہے۔ کہ ختم نبوت اسلامی عقائد کے ان بنیادی نکات میں سے ہے۔ جو مسلمانان عالم کو روحانی اخوت کے رشتہ میں منسلک کرتے ہیں۔ اور پاکستان میں ملت اسلامیہ کے اتحاد و استحکام کے لئے مضبوط بنیاد قرار پاتے ہیں۔ یہ حقیقت اس ظاہر و باہر اور قدرتی نتیجہ پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہ لانے والے ان امور کے متعلق بنیادی اختلاف رکھتے ہیں۔ جن سے دینی عقائد کے دائرے میں اسلام عبارت ہے۔ اس موقف کی بنا پر جس کے بارے میں نہ کوئی اختلاف رائے ہے نہ ہو سکتا ہے۔ ایک ایسی تجویز پیش کی گئی۔ جو سیاسی عمل اور دستوری تشریع کے حلقے سے متعلق ہے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو جو ایمان کے معاملے میں بنیادی طور پر مختلف موقف رکھتے ہیں۔ پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت شمار کیا جائے۔ کونسل کی رائے میں یہ تجویز ایک حد تک مسلمانوں کے اس ردعمل کی آئینہ دار ہے جو احمدیوں کے شدید علیحدگی پسند رجحانات کے باعث پیدا ہوا۔ ان رجحانات کا اظہار احمدیوں نے بعض اوقات نہ صرف مذہبی معاملات میں بلکہ شہری اور معاشرتی زندگی کے دوائر میں بھی کیا ہے۔

"تاہم اس تجویز سے آئینی اور قانونی نوعیت کے ایسے اہم مسائل وابستہ ہیں جو پاکستان کے شہریوں کے حقوق و فرائض پر اثر انداز ہوں گے۔ اور پاکستان کے مجوزہ آئینی نظام کی نوعیت متعین کریں گے۔ ایسے معاملات قدرتی طور پر ایسے گہرے اور محتاط غور و خوض کے طالب ہیں۔ جو کسی شورش یا جذباتیت کے بغیر ٹھنڈے دل سے غیر متعصبانہ انداز میں کیا جائے۔ لہذا پنجاب مسلم لیگ کونسل کی رائے یہ ہے۔ کہ اس معاملے میں جو آئینی مسئلہ بیچ میں آجاتا ہے۔ اس کو کامل ترین اعتماد کے ساتھ ۔۔۔ پاکستان مسلم لیگ کی قیادت اور ارکان مجلس دستور ساز پاکستان ۔۔۔ کی پختہ قوت فیصلہ پر چھوڑ دیا جائے۔ اس دوران میں مسلم لیگ کے ہر رکن کو لازماً امن و سکون کی ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کے بغیر بنیادی آئینی پالیسی پر اثر انداز ہونے والے سوچے سمجھے فیصلے نہیں ہو سکتے۔

ساتھ ہی یہ کونسل اس اصول پر اپنے غیر متزلزل یقین کی توثیق کرتی ہے۔ کہ مسلمانان پاکستان کا جمہوری ہی نہیں دینی فریضہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس ریاست کے ہر شہری کے جان و مال آبرو اور جملہ شہری حقوق کا تحفظ کریں گے۔ اور اس بارے میں صنف نسل اور عقیدہ کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھیں گے یہ کونسل پنجاب کی مسلم لیگی وزارت سے متوقع ہے۔ کہ وہ اس اصول کو ہر حالت میں قائم و برقرار رکھے گی۔"

اس کے بعد ۲۲ اگست کو مجلس عاملہ کا ایک اور اجلاس ہوا۔ جس میں یہ قرارداد منظور ہوئی۔ کہ مسلم لیگ کے کسی رکن یا عہدیدار کو آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل کے اجلاسوں کی صدارت نہیں کرنی چاہیئے۔

مسٹر دولتانہ اب اس موقف کی توضیح میں مصروف ہو گئے۔ جو صوبہ مسلم لیگ نے ۲۷ جولائی کے اجلاس میں اختیار کیا تھا۔ ۳۰ اگست ۱۹۵۲ء کو حضوری باغ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

"آج دنیا میں پاکستان واحد ملک ہے جو اسلامی حکومت کا دعویٰ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ساری دنیا کی نگاہیں ہمارے اس تجربے پر لگی ہیں۔ اگر ہم یہ ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہے۔ تو دنیا کو یہ کہنے کا موقع مل جائیگا۔ کہ آج روئے گیتی پر اسلامی نظام حکومت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ختم نبوت کے بارے میں میرا عقیدہ بھی وہی ہے۔ جو ایک مسلمان کا ہونا چاہیئے۔ میرے نزدیک ہر وہ شخص جو رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان نہیں رکھتا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ میں اس سے بھی ایک قدم آگے جا کر یہ کہتا ہوں۔ کہ عقیدہ ختم نبوت کو موضِ بحث میں لانا بھی کفر ہے۔ کیونکہ بحث و استدلال تو وہیں ممکن ہے۔ جہاں کسی بات کے متعلق شک و ارتیاب ہو۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جزو ہے اور منطق و استدلال سے ماوراء ہے۔ خود مرزائی اس نفرت کے ذمہ دار ہیں۔ جو ان کے علیحدگی پسند رجحانات کے باعث ان کے خلاف پیدا ہو گئی ہے۔ وہ ہم سے زندگی کے ہر شعبے میں جدا ہیں۔ اور انہوں نے اپنی ذاتی سیاسی اور معاشری سرگرمیوں کو خود اپنی جماعت تک محدود کر رکھا ہے۔ قادیانی افسر اپنی جماعت کے آدمیوں کی طرفداری کے مجرم بنے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے متعدد الاٹمنٹیں محض اس لئے کیں۔ کہ الاٹی مرزائی تھا۔ یہ ان کی طرف سے اپنی سرکاری پوزیشن کا غلط استعمال تھا۔ اس صورت حال کا مداوا جذباتی تقریروں اور عوامی جلسوں سے ممکن نہیں۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے میں ہر اس شخص کے خلاف سختی سے کاروائی کروں گا۔ جو فرقہ وارانہ بنا پر طرفداری کرنے کا مجرم ثابت ہو۔ اور میں ہر ایسی شکایت کی پوری تفتیش کراؤں گا۔ میں آپ سے اسلامی تعلیمات اور قومی عزت کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ ہر اس شخص کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کریں جو خود کو پاکستانی شہری کہتا ہے۔ جب تک میں وزیر اعلیٰ ہوں۔ میں خون ناحق کا بہایا جانا برداشت نہیں کروں گا۔ میں ہر شہری کے ناموس کے تحفظ کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا۔ اور اس دینی اخلاقی اور سرکاری فریضہ سے ہر قیمت پر عہدہ برآ ہوں گا۔ رہا مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا سوال تو وہ ایک آئینی مسئلہ ہے۔ ہمارا آئین ابھی تک مرتب نہیں ہوا۔ اور مجلس دستور ساز نے ابھی تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ اکثریت اور اقلیت میں امتیاز کیا جائے گا۔ لہذا یہ مسئلہ مجلس دستور ساز پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر بحث کی خاطر یہ فرض کر لیا جائے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو مرزائی کہنا ہی ترک کر دیتے ہیں۔ تو پھر کیا صورت ہو گی؟ کسی جماعت یا طبقہ کو اقلیت قرار دینے کا مقصد یہ ہے۔ کہ نہ صرف اس جماعت یا اقلیت کے حقوق متعین کئے جائیں۔ بلکہ ان حقوق کا تحفظ بھی کیا جائے۔ اور اسے سرکاری ملازمتوں میں مراعات اور مجالس مقننہ میں نمائندگی بھی دی جائے۔ تو ہم انہیں وہ تمام حقوق و مراعات دینے پر مجبور ہوں گے۔ جو ہم اب نہیں دینا چاہتے۔ یہ بڑا پیچیدہ سوال ہے۔ جو گہرے اور سنجیدہ غور و فکر کا محتاج ہے۔ یہ کوئی ایسا سوال نہیں جو عوامی جلسوں کے انعقاد۔ بلوؤں سنگباری۔ یا کسی دوسرے جاہلانہ اقدام سے حل ہو سکے۔ میں ان تمام افراد سے جو تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں جلسہ ہائے عام کر رہے ہیں۔ یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ہم میں سے ہر ایک کا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ایسے جلسے کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یہ غیر ضروری اجتماع میرے دل میں بعض اوقات ان لوگوں کی نیک نیتی کے بارے میں شکوک پیدا کر دیتے ہیں۔ جن کے زیر اہتمام یہ منعقد ہو رہے ہیں۔"

راولپنڈی میں مسٹر دولتانہ کی جس تقریر کی رپورٹ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ اس میں انہوں نے کہا تھا:۔

"میں اس ملک کو صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ بنانا چاہتا ہوں۔ جہاں ہر شخص کو اس کے سیاسی نظریات سے بالکل قطع نظر یکساں حقوق حاصل ہوں۔ اور ہر معاملہ عبرت انگیز اور مثالی انصاف سے فیصل کیا جائے جہاں لوگوں کی معاشی اور اخلاقی حالت بڑی اچھی ہو۔ جہاں لوگ پرخلوص اور متین ہوں۔ اور ملک کی مشترکہ بہبود کے لئے کوشاں ہوں۔

"رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے پر میرا پورا ایمان ہے۔ جس شخص کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ وہ مسلمان ہی نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جس شخص کا یہ عقیدہ نہ ہو اس کو اس ملک میں رہنے کا حق ہی حاصل نہ ہو۔

"تمام لوگ جو پاکستان میں بستے ہیں۔ اہل پاکستان کے وفادار ہیں۔ وہ ہندو ہوں یا عیسائی یا کسی اور فرقے اور یا مذہب کے پیرو ہوں وہ اس ملک کی حکومت اور عوام کی حفاظت

فرانسیسی مقبوضات کے متعلق بات چیت کے ختم ہونے کا اندیشہ

پیرس ۲ رجون۔ ہندوستان میں فرانسیسی مقبوضات کے متعلق جو بات چیت پیرس میں ہو رہی ہے۔ اس کے انقطاع کا جو اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ۳ رجون کے اجلاس کے بعد معاملہ کھٹائی میں پڑ جائے۔ ہندوستانی وفد کو توقع ہے کہ فرانس کی طرف سے یکم جون کے ہندوستانی تجاویز کا جواب کل موصول ہو جائے گا۔ اگر جواب تسلی بخش نہ ہوا۔ تو ہندوستانی وفد واپس چلا جائے گا مگر فرانسیسی وزارت خارجہ کے ایک ورکر نے کہا ہے۔ کہ یکم جون کا ہندوستانی بیان واضح تجاویز پر مبنی نہیں۔ یہ فرانسیسی سمجھوتے کی پیشکش کا ایسا جواب ہے۔ جس میں کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

(بقیہ صفحہ ۵)

اشاعت۔ محترمہ مسز ناصرہ زمرمن شونا شمس صاحب کی کتاب

Where did Jesus die?

کے ترجمہ میں مشغول رہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ بہت حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ کسی پبلشر کے ملنے پر شائع کروا دیا جائے گا۔

اسی عرصہ میں خاکسار نے ایک مقالہ "قرآن اور قرآنی نظریہ اخلاق" کے موضوع پر لکھا جس میں قرآن مجید اور اس کے محفوظ ہونے کے علاوہ اس کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل بھی مختصر طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اخلاق کے متعلق بھی قرآنی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے اخلاقی تقسیم کے مختلف پہلوؤں پر قرآنی آیات کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ انشاء اللہ یہ مضمون عنقریب ایک جیبی رسالہ کی صورت میں شائع ہو کر منظر عام پر آجائے گا۔ اس وقت پبلشرز اسکا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالے اس میں برکت ڈالے۔

ترجمۃ القرآن انگریزی۔ جرمنی ترجمہ کی تکمیل طباعت کے بعد انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی طباعت کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں اب آخری پروف دیکھے جا رہے ہیں۔ جس کے بعد چھپوائی شروع ہو جائے گی۔ احباب کرام اس عظیم الشان کام کے صحیح طور پر سرانجام پانے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ اس وقت ایک پبلشر سے گفتگو ہو رہی ہے۔ اگر وہ تیار ہو گئے۔ تو انشاء اللہ اس ترجمہ کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے انتظامات ہو جائیں گے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آخر میں ناظرین کرام کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ یہ محض آپ بزرگوں کی دعاؤں کی ہی برکت ہے کہ ہمیں کچھ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اگر آپ کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں۔ تو بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

جنوبی ہند چینی میں جنگی حملے

سیگون ۲ رجون۔ آج رات اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنوبی ہند چینی میں اچانک جنگ نمودار ہو گئی ہے یہاں ویٹ منہ نے سیگون فرانسیسی دارالحکومت سے صرف دس میل کے فاصلہ پر فرانسیسیوں کی ایک دفاعی چوکی اور فوجی حلقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ویٹ منہ نے گزشتہ رات شہر کے گرد اگرد حملوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ جن میں سے اکثر بیکار بنا دئے گئے۔ فوجی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ویٹ منہ دو ہفتہ سے جنوبی لاؤس کی چوکی ڈونسے پر حملے کر رہے تھے۔ جو انہوں نے بہت سا نقصان برداشت کرنے کے بعد فتح کر لی ہے۔

سیلون نے ہندوستانی ریاستوں سے ویزا کا اختیار واپس لے لیا

کولمبو ۳ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سیلون نے فیصلہ کیا ہے کہ جو اختیار اس نے بعض خاص ہندوستانی ریاستوں کی حکومتوں کو ... ریاستوں سے سیلون جانے کے ویزا کا دیا ہوا تھا واپس لے لیا۔ آئندہ ایسے ویزا صرف سیلون کے کونسل متعینہ دہلی اور مدراس ہی دے سکیں گے۔

مصر میں کمیونسٹوں کی گرفتاریاں

قاہرہ ۴ رجون۔ جرائم سے متعلق تحقیقاتی ادارہ کے ڈائرکٹر نے بتایا ہے کہ گذشتہ ہفتوں میں ۲۵۲ اشخاص کمیونسٹ سرگرمیوں میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ ۹ مقدمات جو کمیونسٹوں کی سازش سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنقریب فوجی ٹریبونل کے روبرو پیش ہونگے

اردو اور سنسکرت کی کتابوں کے لئے انعامات

لکھنؤ ۴ رجون یو۔ پی گورنمنٹ نے آرٹ سائنس اور لٹریچر کی اردو اور سنسکرت کتابوں کی تصنیف کے لئے انعامات کا اعلان کیا ہے اس انعام کے مستحق صرف یو۔ پی سے تعلق رکھنے ✻ والے مصنفین ہی ہوں گے۔ ہندی کے مصنفین کے لئے انعامات کا اعلان حکومت پہلے ہی کر چکی ہے

"اگر ہائیڈروجن بم اور ایٹم بم استعمال ہوئے تو دنیا تباہ ہو جائیگی" (نہرو)

بھوپال ۴ رجون۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے جو ہندیونین میں بھوپال کے الحاق کی پانچویں سالگرہ منانے کے سلسلہ میں منعقد ہوا تھا کہا کہ جنیوا کانفرنس میں بڑے ممالک کے نمائندے شریک ہیں۔ کانفرنس میں کوریا اور ہند چینی کے دو خاص اور اہم مسائل زیر بحث ہیں۔ اگرچہ ہندوستان کا کانفرنس کے ساتھ براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر بھی یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ جو مسائل ایشیائی ممالک پر خاص طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان پر ایشیائیوں نے نہیں۔ بلکہ دوسری قوموں نے غور کیا ہے آپ نے کہا کہ بعض بڑے ممالک پوری دنیا کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور دنیا پر کنٹرول کرنے کی یہ دوڑ ہی موجودہ تنازعات کی بڑی وجہ ہے۔

ایٹم اور ہائڈروجن بم

ایٹم اور ہائڈروجن بم کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ اگر کبھی بھی یہ بم استعمال کئے گئے تو ان کے تباہ کن اثرات سے دنیا کا کوئی ملک نہیں بچ سکے گا۔ آپ نے کہا کہ جن طاقتوں کے پاس یہ بم موجود ہیں وہ خود وہ ان سے ہونے والی تباہی سے ناواقف ہیں۔

مسٹر نہرو نے کہا کہ گذشتہ چند سالوں میں ایشیا نے ایک نئی کروٹ لی ہے۔ بعض ممالک آزادی حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی دوسرے کچھ ممالک غیر ملکی غلامی کے پنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ آزاد ممالک میں بھی بہت کم ایسے ہیں جو یہ دعویٰ کر سکیں کہ حقیقی معنوں میں وہ آزاد ہیں۔ یہ ممالک بعض بڑی طاقتوں کے اثر میں ہیں اور وہ آزادانہ طور پر اپنے فیصلے نہیں کر سکتے۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ ایشیا تمام ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کچھ مسائل ہیں۔ جو ابھی تک طے نہیں ہو سکے ہیں۔ ہندوستان ہمیشہ اسبات کا خواہشمند رہا ہے کہ یہ مسائل دوستانہ طور پر حل ہو جائیں۔ اور دونوں ممالک اچھے پڑوسی کی حیثیت سے رہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ابھی اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی ہے ٭

فوجی معاہدے میں شرکت کیلئے مصر پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے

قاہرہ ۴ رجون۔ میجر صالح سلیم نے کہا ہے کہ وہ سعودی عرب جا کر شاہ سعود سے مذاکرات کے دوران اسبات کی کوشش کریں گے۔ کہ مغربی ممالک کی جانب سے عرب ممالک پر دفاعی اسکیموں میں شمولیت کے لئے جو دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے تمام عرب ممالک متحد ہو جائیں۔

ان دفاعی اسکیموں میں شرکت سے عرب ممالک میں پھوٹ پڑے گی۔ قاہرہ میں سعودی عرب کے سفارتخانے نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ سعودی عرب نے امریکہ سے فوجی امداد کی درخواست کی ہے۔ شیخ حسن الحدیبی صدر اخوان المسلمین نے اعلان کیا کہ جمعرات کو وہ بھی سعودی عرب جا رہے ہیں تاکہ شاہ سعود سے عربوں اور مسلمانوں کے متعلق معاملات پر گفتگو کریں۔ میجر صالح سلیم اتوار کو ریاض روانہ ہوں گے۔ اور تین چار دن تک وہاں رہیں گے۔

پولیس پر عورتوں کا پتھراؤ

آگرہ۔ ۴ رجون۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے آبیانہ کی شرح میں اضافہ کے خلاف جو ستیہ گرہ جاری ہے۔ کل اس نے نئی شکل اختیار کر لی جب پولیس کی مدد سے ایک سرکاری پارٹی بقایا رقوم جمع کرنے کے لئے موضع اردیر میں پہونچی تو سارے لوگ گاؤں سے چلے گئے اور عورتوں نے پولیس پارٹی پر سنگباری شروع کر دی ——— ۵ سپاہی اور سرکاری ملازم زخمی ہوئے۔ پولیس نے کئی عورتوں کو گرفتار کیں۔ حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس کو آنسو گیس استعمال کرنی پڑی۔ اس کے بعد سارے گاؤں میں کرفیو لگا دیا گیا اور پولیس کی کمک طلب کر لی گئی۔ بعد میں اس گاؤں سے بارہ سو روپے وصول کئے گئے۔ (الجمعیۃ)